ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈ اَپ

جنوری-2008

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) 21- ڈیوس روڈ لاہور- فون نمبر: 042-9201094, 9200754

کماد کی برداشت اور مارکیٹنگ

دنیا میں کماد سو سے زائد ملکوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ سال 2006 کے عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے دیئے گئے اعداد وشمار کے مطابق برازیل کماد کی کل عالمی پیداوار میں 32.72 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ بھارت، چین، میکسیکو بالترتیب 7.23,20.20 اور 3.63 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ جبکہ پاکستان 3.21 فیصد حصہ کے ساتھ چھٹے نمبر پر ہے۔ کماد رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کی ایک بڑی اور نقد آور فصل ہے۔ سال 07-2006 کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں کماد کی فصل 2552.37 (ہزار ایکڑ) پر کاشت کی گئی جبکہ اس سے گنے کی 54871.2 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔ اس سال کے ابتدائی اعداد وشمار کے مطابق کماد 2854.27 (ہزار ایکڑ) پر کاشت ہوا اور اس سے 62300 (ہزار ٹن) پیداوار متوقع ہے۔ جو کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں 13.53 فیصد زیادہ ہے۔ پنجاب گنے کی ملکی پیداوار میں 68 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ سندھ اور سرحد بالترتیب 22.83 اور 8.74 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔ صوبہ پنجاب میں گنے کی پیداوار میں فیصل آباد، جھنگ، رحیم یار خاں، سرگودھا اور قصور بالترتیب بڑے اضلاع ہیں۔ پاکستان میں کماد کی فصل چینی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہے اور پاکستان میں کل 80 شوگر ملوں کا انحصار بھی اسی فصل پر ہے۔ اِس سال کماد کی بہتر فصل متوقع ہے۔ لہٰذا اس کی بہتر مارکیٹنگ سے کاشتکار اپنی فصل کا بہتر معاوضہ حاصل کر سکتے ہیں۔ کماد کے کاشتکاروں کو چاہیے کہ وہ درج ذیل باتوں کا خصوصی خیال رکھیں۔

☆ کماد کی کٹائی گنے کے مڈھ کے قریب سے کریں تاکہ آنے والے سال میں فصل جڑ کے گڑووں کے حملے سے محفوظ رہے۔ گنا سطح زمین سے آدھا تا ایک انچ گہرا کاٹنے سے زیر زمین بڑی آنکھیں زیادہ صحت مند ماحول میں پھوٹتی ہیں اور آئندہ سال میں فصل بہتر پیداوار دیتی ہے۔

☆ بہتر معاوضہ حاصل کرنے کے لیے کماد سے کھوری کو اچھی طرح سے صاف کریں اور گنے پر کھوری کو ہرگز نہ رہنے دیں۔

☆ کماد کی اوپر سے کٹائی اس طرح کریں کہ گنے کے اُوپر کے کچے سمے آگھ کے ساتھ ہی الگ ہو جائیں کیونکہ گنے کے اُوپر کے سموں میں چینی کی مقدار انتہائی کم ہوتی ہے۔ جبکہ کچے سموں سمیت آگھ جانوروں کی بہتر خوراک کے طور پر استعمال ہو سکتے ہیں۔

☆ کماد پر ایسی زہریں ہرگز استعمال نہ کریں جن کا اثر فصل کے تیار ہو جانے پر بھی گنے کے رس میں موجود رہے۔ WTO کے مطابق ایسی زہروں کی استعمال کی سختی سے ممانعت ہے۔

☆ کماد کو کٹائی کے بعد کھیتوں میں کھوری وغیرہ سے ڈھانپ کر رکھیں تاکہ دھوپ سے گنے کا رس اور شکر کم نہ ہو اور کوشش کریں کہ گنا کاٹنے کے بعد جلد از جلد مل کو سپلائی ہو سکے۔

☆ کماد کو ٹرالی میں اُس کی گنجائش کے مطابق لوڈ کریں۔ گنجائش سے زیادہ وزن مختلف حادثات کا باعث بنتا ہے۔

☆ گورنمنٹ کی مقرر کردہ قیمت حاصل کرنے کیلئے گنے کو قریبی ملوں کو خود فروخت کریں کسی بھی قسم کے ایجنٹ یا بیوپاری کو ہرگز فروخت نہ کریں۔

☆ اچھا معاوضہ حاصل کرنے کیلئے حکومت کی سفارش کردہ کماد کی اقسام کاشت کریں ان میں شکر کی مقدار کماد کی غیر سفارش شدہ اقسام سے زیادہ ہوتی ہے۔

گندم

گندم دنیا میں بہت سے ممالک میں بنیادی خوراک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔سال 2006 کے عالمی ادارہ خوراک وزارعت کے دیئے گئے اعدادوشمار کے مطابق گندم کی کل عالمی پیداوار، چاول اور مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار کا 45.43 فیصد ہے۔گندم کا ارتقاء آج سے ہزاروں سال پہلے جنوب مغربی ایشیاء سے ہوا جبکہ بھارت اور اس کے ملحقہ علاقوں میں اس کی کاشت آج سے تقریباً پانچ ہزار سال پہلے شروع ہوئی۔اس وقت پاکستان اس کی کاشت میں بہتر مقام رکھتا ہے اور عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے سال 2006 کے پیداواری اعدادوشمار کے مطابق پاکستان گندم کی پیداوار میں پہلے دس عالمی ملکوں میں شمار ہوتا ہے اور گندم کی عالمی پیداوار میں پاکستان 3.52 فیصد حصہ کے ساتھ آٹھویں نمبر پر ہے۔جبکہ چین، بھارت، امریکہ، روس، فرانس، کینیڈا اور جرمنی گندم کی پیداوا میں بالترتیب بڑے ممالک ہیں۔چین مجموعی عالمی پیداوار کا 17.31 فیصد پیدا کرتا ہے۔پاکستان کی کل معیشت میں گندم کا حصہ 3 فیصد ہے۔گندم ہماری زرعی اجناس میں نہایت اہم ہے۔پاکستانی عوام کی بنیادی خوراک ہونے کی وجہ سے ملک کے ہر علاقے میں کاشت کی جاتی ہے۔اس اہمیت کی بناء پر عوام کی سالانہ ضرورت کے علاوہ ایک مخصوص مقدار مشکل حالات سے نبرد آزما ہونے کیلئے ذخیرہ بھی کی جاتی ہے۔اس سال حکومت نے گندم کے لیے 24 ملین ٹن کا حدف مقرر کیا ہے جو کہ گزشتہ سال کی نسبت 3.02 فیصد زیادہ ہے۔اپریل میں نئی فصل کے آتے ہی گندم کی قیمت منڈی میں کم ہو جاتی ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی جاتی ہیں۔گندم کا رقبہ بنیادی خوراک کے باعث باقی تمام فصلوں سے زیادہ کاشت کیا جاتا ہے۔اس کی کاشت بارانی علاقوں میں اکتوبر اور نہری علاقوں میں نومبر سے شروع ہوتی ہے۔نومبر دسمبر، جنوری تک گندم کی بوائی کی وجہ سے گندم کی طلب میں اضافہ ہو جاتا ہے جس سے اس کی قیمتیں مزید بڑھ جاتی ہیں۔ایسی صورتحال سے کچھ منافع خود عناصر فائدہ اُٹھاتے ہیں اور گندم کی ناجائز ذخیرہ اندوزی کر کے مصنوعی قلت پیدا کرتے ہیں۔جس سے گندم کی قیمتیں مزید بڑھ جاتیں ہیں اور لوگوں کو زیادہ گندم اور آٹا کی قیمتوں کی وجہ سے پریشانی اُٹھانا پڑتی ہے۔اس بحران سے نمٹنے کے لئے ضروری ہے کہ حکومت ذخیرہ اندوزوں کے خلاف فوری وبھرپور کاروائی کرے اور سمگلنگ کی روک تھام کی جائے۔اس وقت حکومت گندم کی قیمتوں کو مستحکم کرنے کے لئے ہر قدم اُٹھا رہی ہے اور گندم اور آٹے کی سمگلنگ کی روک تھام کے لئے مناسب اقدامات جاری ہیں۔درج ذیل گراف میں اِمسال اور گزشتہ سال میں گندم کی قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

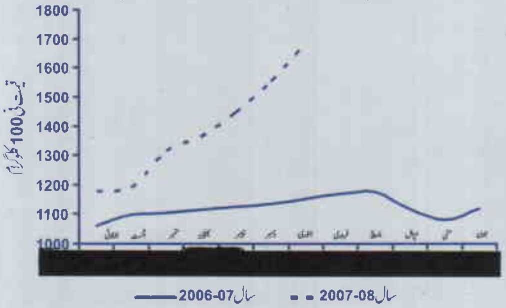

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جنوری کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت 1686 روپے فی کوئنٹل رہی۔جو کہ گذشتہ ماہ دسمبر کی 1554 روپے فی کوئنٹل قیمت سے 8.44 فیصد زیادہ ہے۔جبکہ گذشتہ سال ماہ جنوری کی قیمتوں کی نسبت 46.23 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔درج ذیل گوشوارے میں گندم کی ماہ جنوری، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال جنوری کی فیصد قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	جنوری (2008) کی قیمتیں	دسمبر (2007) کی قیمتیں	جنوری (2007) کی قیمتیں	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر (2007) سے موازنہ	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا جنوری (2007) سے موازنہ
لاہور	1780	1625	1155	9.54	54.11
فیصل آباد	1450	1425	1138	1.75	27.47
سرگودھا	1859	1658	1166	12.13	59.51
ملتان	1650	1625	1151	1.54	43.37
گوجرانوالہ	1647	1526	1135	7.90	45.15
اوکاڑہ	1731	1507	1154	14.85	50.07
راولپنڈی	1775	1488	1183	19.33	50.00
رحیم یارخان	1592	1581	1141	0.71	39.54
اوسط	1686	1554	1153	8.44	46.23

مکئی

سائنسدانوں کے مطابق مکئی آج سے 700 سال پہلے میکسیکو کے لوگوں نے ایک جنگلی گھاس جس کا نام (teosinte) تھا جسے ان لوگوں نے ترقی دے کر مکئی کا پودا تیار کیا۔ میکسیکو سے مکئی جنوب مغربی امریکہ سے ہوتی ہوئی پیرو کے ساحلی علاقوں پر پہنچی۔ آج سے تقریباً 1000 سال پہلے ہندوستان کے لوگ امریکہ سے واپسی پر اپنے ساتھ مکئی کا بیج لیکر آئے جس سے مکئی ہندوستان میں متعارف ہوئی۔ جب یورپین کولمبس نے امریکہ دریافت کیا تو وہ یورپین ممالک مکئی کے بارے میں نہیں جانتے تھے کولمبس شمالی اور جنوبی امریکہ کے لوگوں کے ذریعے مکئی سے متعارف ہوئے۔ اس وقت مکئی ساری دنیا میں بڑی کامیابی سے کاشت کی جاتی ہے۔ 2006 کے عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے اعداد وشمار کے مطابق مکئی کی پیداوار میں پاکستان 0.43 فیصد حصہ کے ساتھ 28 واں نمبر پر ہے۔ جبکہ امریکہ، چین، برازیل، میکسیکو اور انڈیا مکئی کی پیداوار میں بالترتیب بڑے ممالک ہیں۔ امریکہ مکئی کی عالمی مجموعی پیداوار کا 38.55 فیصد پیدا کرتا ہے۔ پچھلے دو سالوں سے مکئی کی پیداوار میں اضافے کا رجحان ہے کیونکہ مکئی کی کاشت سے کاشتکاروں کو بہتر معاوضہ مل رہا ہے۔ مکئی کی طلب میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ مکئی کا استعمال جانوروں کی خوراک میں بکثرت ہوتا ہے۔ موجودہ دنوں میں کارن آئل بنانے میں بھی اس کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ سال 2007-08 کے ابتدائی اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں مکئی کی پیداوار 3247.61 ہزار ٹن ہوئی جو کہ پچھلے سال سے 11.72 فی صد زیادہ ہے۔ مکئی پاکستانی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مکئی ملک کے تمام صوبوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ لیکن مکئی کی پیداوار کا مجموعی طور پر 99 فیصد صوبہ پنجاب اور سرحد سے حاصل ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب کا ملکی پیداوار میں حصہ 71 فیصد ہے۔ پنجاب میں اس کی پیداوار کے بالترتیب بڑے اضلاع اوکاڑہ، پاک پتن، ساہیوال اور جھنگ ہیں۔ مکئی کی خریف کی فصل منڈی میں نومبر دسمبر تک دستیاب ہوتی ہے۔ مکئی کی زیادہ طلب کی بناء پر قیمتوں میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جانوروں کی خوراک میں جو متبادل اجناس استعمال ہوتی ہیں اُن کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔ لہذا اُن اجناس کے متبادل کے طور پر مکئی کی خرید زیادہ ہو رہی ہے جو کہ قیمتوں میں بڑھوتری کا باعث ہیں۔ درج ذیل گراف میں امسال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کے مابین فرق دکھایا گیا ہے۔

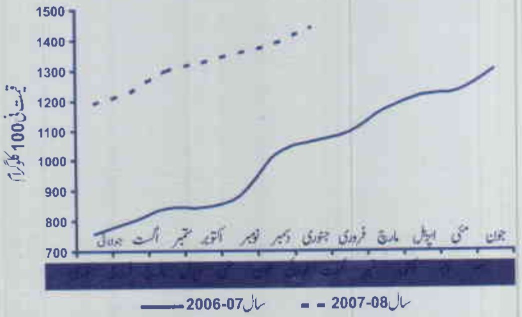

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جنوری کے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 1440 روپے فی کوئنٹل رہی۔ جو کہ گذشتہ ماہ کی 1387 روپے فی کوئنٹل قیمت سے 3.81 فیصد زیادہ ہے۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ جنوری کی قیمتوں کی نسبت 35.40 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	جنوری (2008) کی قیمتیں	دسمبر (2007) کی قیمتیں	جنوری (2007) کی قیمتیں	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر (2007) سے موازنہ	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا جنوری (2007) سے موازنہ
لاہور	1469	1417	1063	3.68	38.24
فیصل آباد	1390	1442	998	-3.61	39.28
سرگودھا	1400	1409	999	-0.62	40.22
ملتان	1521	1500	1157	1.39	31.44
گوجرانوالہ	1404	1204	1092	16.65	28.63
اوکاڑہ	1456	1386	1075	5.02	35.45
راولپنڈی	1438	1350	1060	6.48	35.67
رحیم یارخان	1440	1387	1064	3.82	35.34
اوسط	1440	1387	1063	3.81	35.40

چاول سپر باسمتی

چاول کے بارے میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اس کا ارتقاء 3000BC میں انڈونیشیا کے علاقے بالی سے ہوا۔ چاول پوری دنیا میں خوراک کے طور پر بہت پسند کیا جاتا ہے۔ چاول پوری دنیا میں کھائی جانے والی کل کیلرزی کا 1/5 حصہ مہیا کرتا ہے۔ چین، انڈیا، انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور ویت نام چاول کی پیداوار میں بالترتیب 6.89,8.57,21.51,29.0 اور 5.64 فیصد حصہ کے ساتھ بڑے ممالک ہیں۔ جبکہ پاکستان چاول کی عالمی پیداوار میں 1.28 فیصد حصہ کے ساتھ بارہویں نمبر پر ہے۔ چاول پاکستان میں گندم کے بعد دوسری بنیادی خوراک کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان باسمتی چاول کی پیداوار میں پوری دنیا میں مشہور ہے۔ پاکستان باسمتی چاول کی برآمد سے ہر سال خاطر خواہ زرمبادلہ کماتا ہے۔ پاکستان میں کپاس کے بعد سب سے زیادہ برآمد کی جانے والی جنس چاول ہے پاکستان کی معیشت میں چاول 1.2 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ انٹرنیشنل گرین کونسل کی رپورٹ کے مطابق پوری دنیا میں دوران سال 2008 کے اندازے کے مطابق 29.6 ملین میٹرک ٹن چاول کی تجارت ہوتی ہے۔ چاول پاکستان کے مجموعی زرمبادلہ میں 7 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ دوران سال 2006-07 میں پاکستان نے 3129142 میٹرک ٹن چاول برآمد کیا جس کی مالیت 1,125,819 (ہزار امریکی ڈالر) ہے۔ جس میں باسمتی چاول کا حصہ 49.14 فیصد ہے۔ یہ چاول زیادہ تر دبئی، کینیا، عمان، یمن، سنگاپور اور دوسرے کئی ممالک کو بھیجا گیا۔ پاکستان میں باسمتی چاول کی کل پیداوار کا 57 فیصد سے زیادہ صوبہ پنجاب سے حاصل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے کچھ اضلاع کی آب وہوا اور زمین باسمتی چاول کی پیداوار کیلئے نہایت موزوں تصور کی جاتی ہے اور اس کی مخصوص خوشبو اور منفرد ذائقہ کی بناء پر پاکستانی باسمتی چاول بین الاقوامی منڈی میں ایک خاص پہچان رکھتا ہے۔ پنجاب میں چاول کی پیداوار میں گوجرانولہ، شیخوپورہ، سیالکوٹ، حافظ آباد اور اوکاڑہ بالترتیب بڑے اضلاع ہیں۔ درج ذیل گراف میں رواں سال اور گذشتہ سال کے دوران باسمتی چاول کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

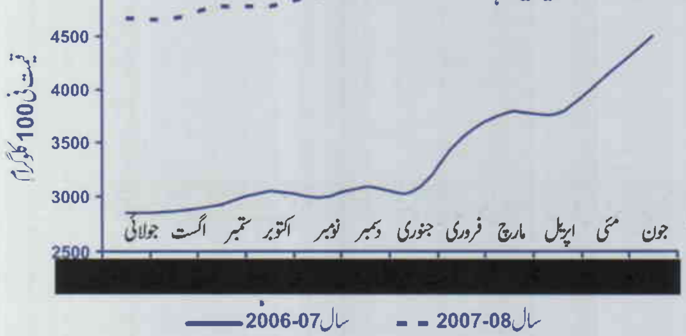

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جنوری کے مہینے میں گزشتہ ماہ دسمبر کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں معمولی کمی دیکھنے میں آئی۔ جو کہ پچھلے ماہ کی قیمتوں کے مقابلہ میں 0.39 فیصد کم رہی۔ یہ اعداد وشمار اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ منڈی میں چاول کی بڑھتی ہوئی قیمتیں کسی حد تک مستحکم ہوئی ہیں جبکہ گزشتہ سال جنوری کی قیمتوں سے 61.19 فیصد زیادہ ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں سپر باسمتی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	جنوری (2008) کی قیمتیں	دسمبر (2007) کی قیمتیں	جنوری (2007) کی قیمتیں	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر (2007) سے موازنہ	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا جنوری (2007) سے موازنہ
لاہور	4717	4833	3100	-2.41	52.15
فیصل آباد	1969	5000	3177	-0.63	56.39
سرگودھا	4588	4500	2646	1.95	73.40
ملتان	4958	4844	3096	2.37	60.16
گوجرانوالہ	4650	4692	3280	-0.89	40.77
اوکاڑہ	4900	4867	2842	0.68	72.44
راولپنڈی	5500	5500	3225	0.00	70.54
رحیم یارخان	5100	5300	3067	-3.77	66.30
اوسط	4923	4942	3054	-0.39	61.19

چاول اری

چاول اری کی زیادہ کاشت صوبہ سندھ میں کی جاتی ہے یہ صوبہ کل ملکی پیداوار کا تقریباً 68 فیصد سے زیادہ پیدا کرتا ہے۔ پنجاب اری چاول کی پیداوار میں 19 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ اری چاول زیادہ تر برآمد کیا جاتا ہے۔ اری کا چاول کی کل برآمد میں تقریباً 51 فیصد سے زیادہ حصہ ہے۔ اس سال پاکستان نے 2221236 میٹرک ٹن اری چاول برآمد کیا جس کی مالیت 569,499 ہزار امریکی ڈالر بنتی ہے۔ چاول اری کی سالانہ اوسط پیداوار تقریباً 1.9 ملین ٹن ہے۔ اسکی فی ایکڑ پیداوار باسمتی چاول سے تقریباً دوگنا ہے۔ سندھ میں چاول کے بڑے اضلاع لاڑکانہ، نواب شاہ اور شکار پور ہیں۔ اس سال دھان کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت 50 سے 80 فیصد زیادہ دیکھنے میں آئی ہیں۔ درج ذیل گراف میں چاول اری کی اس سال اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

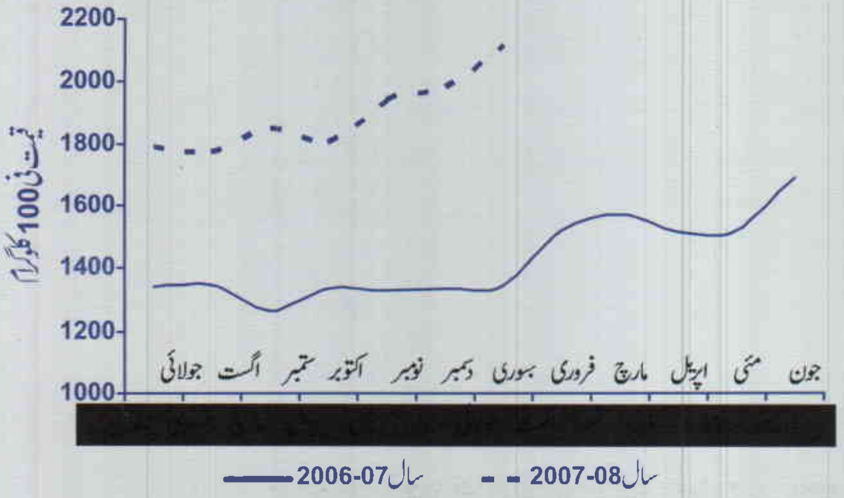

اس ماہ صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں اری چاول کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گزشتہ ماہ دسمبر میں چاول اری کی اوسط قیمت 1988 روپے فی کوئنٹل رہی جو ماہ جنوری میں بڑھ کر 2124 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ اور شرح اضافہ 6.82 فیصد رہا۔ جبکہ گزشتہ سال دسمبر کے مقابلہ میں شرح اضافہ 57.58 فیصد ہے۔ جس کی وجہ گزشتہ سال پیداوار میں کمی ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چاول اری کی جنوری کی قیمتوں کا گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال ماہ جنوری کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	جنوری (2008) کی قیمتیں	دسمبر (2007) کی قیمتیں	جنوری (2007) کی قیمتیں	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر (2007) سے موازنہ	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا جنوری (2007) سے موازنہ
لاہور	2197	2032	1335	8.12	64.57
فیصل آباد	2192	1975	1272	10.97	72.33
سرگودھا	2193	2022	1290	8.44	69.97
ملتان	2133	1878	1425	13.59	79.71
گوجرانوالہ	1970	1896	1400	3.91	40.71
اوکاڑہ	1930	1925	1310	0.26	47.33
راولپنڈی	2363	2225	1450	6.18	62.93
رحیم یار خان	2013	1852	1300	3.09	54.81
اوسط	2124	1988	1348	6.82	57.58

چینی سفید

کماد سو سے زائد ملکوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ برازیل کماد کی عالمی پیداوار میں 32.72 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ بھارت، چین، میکسیکو بالترتیب 7.23,20.20 اور 3.63 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہے۔ جبکہ پاکستان 3.21 فیصد حصہ کے ساتھ چھٹے نمبر پر ہے۔ پوری دنیا میں تقریباً 1391.43 ملین ٹن کماد پیدا ہوتا ہے۔ کماد رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کی ایک بڑی فصل ہے اور بنیادی طور پر شکر حاصل کرنے کیلئے کاشت کی جاتی ہے۔ اِس وقت ملک میں چلتے ہوئے 80 شکر سازی کے کارخانوں کی پیداوار کا دارومدار ملک میں کاشت ہونے والے کماد پر ہے۔ صوبہ پنجاب گنے کی مجموعی ملکی پیداوار کا 68 فیصد حصہ پیدا کرتا ہے۔ پچھلے سال چینی کی بہتر قیمتوں کی وجہ سے رقبہ میں اضافہ ہوا۔ اس سال زیادہ بارشوں کے باعث کماد کی فصل کی فی ایکڑ پیداوار زیادہ متوقع ہے۔ ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں گنے کی پیداوار پچھلے سال کی نسبت 13.53 فیصد زیادہ متوقع ہے۔ پنجاب کی 42 شوگر ملوں نے نومبر سے گنا کی کرشنگ شروع کر دی تھی اور کاشتکاروں سے گنا خرید کر رہی ہیں۔ درج ذیل گراف میں سفید چینی کی اس سال اور گذشتہ سال کی قیمتیں ظاہر کی گئی ہیں۔

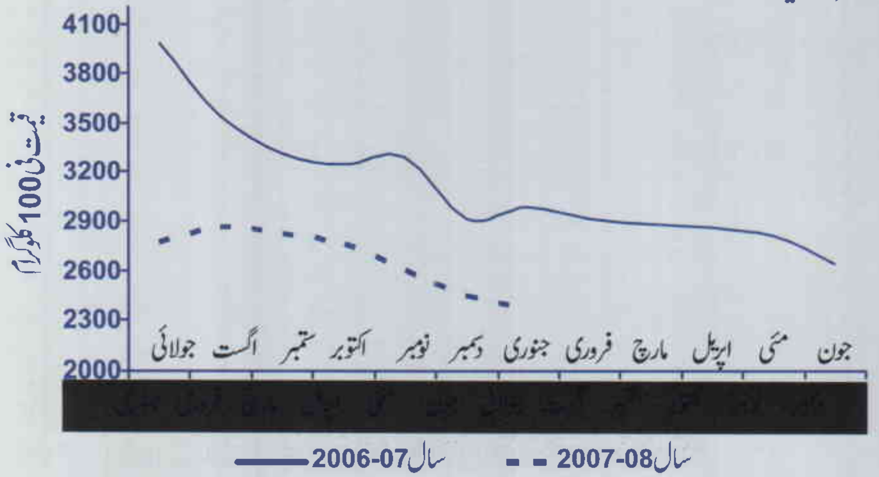

جنوری کے دوران صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی جبکہ شرح کمی 3.17 فیصد رہی۔ دسمبر میں چینی کی قیمت 2438 روپے فی کوئنٹل تھی جو ماہ جنوری میں کم ہو کر 2361 روپے فی کوئنٹل ہو گئی جبکہ گذشتہ سال جنوری کے مقابلے میں قیمت میں شرح کمی 20.95 فیصد ہے یہ کمی منڈی میں نئی چینی آنے کی وجہ سے واقع ہوئی ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں چینی کی جنوری کی فیصد قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کے ماہ جنوری کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	جنوری (2008) کی قیمتیں	دسمبر (2007) کی قیمتیں	جنوری (2007) کی قیمتیں	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر (2007) سے موازنہ	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا جنوری (2007) سے موازنہ
لاہور	2386	2465	2968	-3.21	-19.62
فیصل آباد	2364	2426	2978	-2.54	-20.60
سرگودھا	2357	2431	2958	-3.05	-20.34
ملتان	2311	2369	2950	-2.43	-21.65
گوجرانوالہ	2383	2471	3006	-3.54	-20.71
اوکاڑہ	2337	2433	3018	-3.94	-22.55
راولپنڈی	2434	2563	3033	-5.04	-19.73
رحیم یارخان	2317	2350	2984	-1.42	-22.36
اوسط	2361	2438	2987	-3.17	-20.95

چنا سیاہ

چنا بطور خوراک لحمیات کی فراہمی کا سستا اور مقوی ذریعہ ہے۔ گوشت میں 18.50 فیصد لحمیات جبکہ اس کے مقابلے میں چنے میں 19.20 فیصد لحمیات پائی جاتی ہیں۔ چنے کی فصل کا شمار قدیم فصلوں میں ہوتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق چنے کا ارتقاء 740 سال پہلے ترکی سے ہوا تھا آجکل 55 سے زیادہ ممالک میں کاشت کیا جا رہا ہے۔ سال 2005-06 کے اعداد و شمار کے مطابق پوری دنیا میں دالوں کی کل پیداوار میں چنا کا حصہ 21 فیصد ہے۔ چنے کی عالمی پیداوار میں بھارت، ترکی، پاکستان، ایران اور کینیڈا بالترتیب 68.79، 6.78، 5.89، 3.60 اور 2.24 فیصد حصے کے ساتھ پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں نمبر پر ہے۔ سال 2006-07 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں چنے کی پیداوار میں صوبہ پنجاب 87.44 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، جبکہ سندھ، بلوچستان اور سرحد بالترتیب 5.70، 3.55 اور 3.30 فیصد حصے کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ چنا سیاہ موسم ربیع کی فصل ہے اور بارانی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں کاشت ہونے والی تمام دالوں میں بلحاظ رقبہ اور پیداوار چنا سرفہرست ہے۔ اور اس کی زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب کے بارانی علاقوں یعنی بھکر، جھنگ، لیہ، خوشاب۔ میانوالی، سرگودھا اور چکوال میں پیدا ہوتا ہے۔ صوبہ کی کل پیداوار میں 44 فیصد حصہ کے ساتھ بھکر پہلے نمبر اور خوشاب 27.8 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ درج ذیل گراف میں چنا سیاہ کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

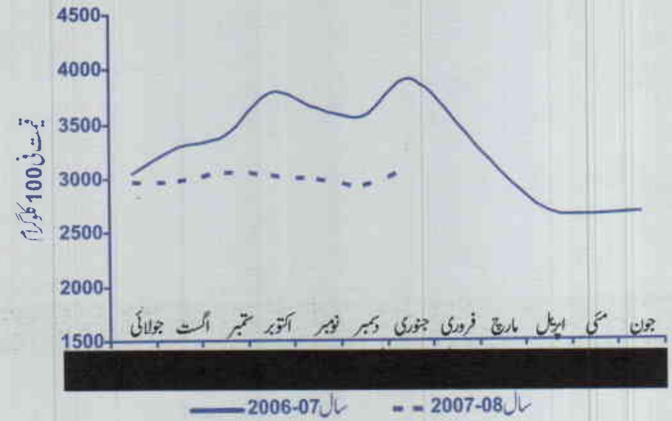

پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں اس کی قیمت میں گذشتہ ماہ کی نسبت اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ گذشتہ ماہ (دسمبر) میں چنے کی قیمت 2920 روپے فی کوئنٹل تھی۔ جو جنوری کے مہینے میں 5.28 فیصد اضافہ کے ساتھ 3074 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ جو گذشتہ سال جنوری کے مقابلے میں 21.48 فیصد کم رہی ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چنا سیاہ کی جنوری کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال جنوری کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	جنوری (2008) کی قیمتیں	دسمبر (2007) کی قیمتیں	جنوری (2007) کی قیمتیں	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر (2007) سے موازنہ	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا جنوری (2007) سے موازنہ
لاہور	3200	3000	4058	6.67	-21.15
فیصل آباد	2900	2583	3817	12.26	-24.02
سرگودھا	2898	2694	3456	7.57	-16.16
ملتان	3084	2800	3992	10.15	-22.73
گوجرانوالہ	3158	2971	3993	6.31	-20.89
اوکاڑہ	2967	3008	3845	-1.39	-22.84
راولپنڈی	3083	3000	4158	2.78	-25.85
رحیم یارخان	3300	3300	4000	0.00	-17.50
اوسط	3074	2920	3915	5.28	-21.48

ماش

ماش لحمیات کا اہم ماخذ ہے پاکستان میں ماش موسم خریف کی فصل ہے۔موسم خریف کی دالوں میں پیداوار کے لحاظ سے ماش کا شمار دوسرے نمبر پر ہوتا ہے۔سال 08-2007 کے ابتدائی اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں 34.67 (ہزار ہیکٹر) رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 16.14 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 2.54 فیصد زیادہ ہے۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب ماش کا بڑا پیداواری صوبہ ہے اور ماش کے زیر کاشت کل رقبہ کا تقریباً 87 فیصد سے زائد رقبہ پنجاب میں کاشت ہوتا ہے۔شمالی پنجاب میں نارووال، سیالکوٹ اور راولپنڈی اسکے بڑے پیداواری اضلاع ہیں جبکہ جنوبی پنجاب میں زیادہ تر ڈیرہ غازی خان میں ماش کی فصل کاشت کی جاتی ہے۔سال 08-2007 کے ابتدائی اعداد وشمار کے مطابق پنجاب میں 30.47 (ہزار ہیکٹر) پر ماش کاشت کی گئی جس سے 13.21 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔لیکن اس کے باوجود بھی ملکی پیداوار ملک کی ضروریات کے مطابق ناکافی ہے اور اس کمی کے باعث ہر سال بیرون ممالک سے ماش درآمد کرنا پڑتی ہے۔لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقوامی پیداوار اور قیمتوں پر منحصر ہے۔درج ذیل گراف میں ماش کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

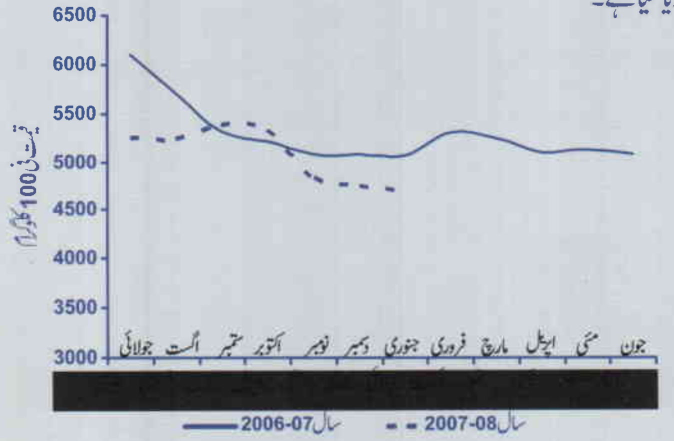

ماش کی فصل برداشت کے بعد نومبر دسمبر کے مہینوں میں منڈیوں میں آنا شروع ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کی قیمتوں میں کمی واقع ہوتی ہے اس وجہ سے صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جنوری کے مہینہ میں ماش کی اوسط قیمت گزشتہ ماہ کی قیمت 4743 روپے سے کم ہو کر 4696 روپے فی کوئنٹل ہوگئی اور شرح کمی 0.98 فیصد رہی اور اسی طرح گذشتہ سال ماہ جنوری کی نسبت قیمتوں میں 7.36 فیصد کمی ہوئی کیونکہ اس سال فصل کی پیداوار گزشتہ سال کی نسبت 2.54 فیصد زیادہ ہے۔درج ذیل گوشوارہ میں ماش کی جنوری، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال جنوری کی فیصد قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	جنوری(2008) کی قیمتیں	دسمبر(2007) کی قیمتیں	جنوری(2007) کی قیمتیں	جنوری(2008) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر(2007) سے موازنہ	جنوری(2008) کی فیصد قیمتوں کا جنوری(2007) سے موازنہ
لاہور	5175	5283	5650	-2.05	-8.41
فیصل آباد	4063	3821	4563	-6.32	-10.96
سرگودھا	4631	4635	5055	-0.09	-8.39
ملتان	4388	4525	4813	-3.04	-8.83
گوجرانوالہ	50667	5092	5071	-0.49	-0.08
اوکاڑہ	4726	4752	5030	-0.55	-6.04
راولپنڈی	4533	4750	5392	-4.56	-15.92
رحیم یار خان	4988	5085	4983	-1.91	0.09
اوسط	4696	4743	5069	-0.98	-7.36

مسور

سال 2005-06 کے اعداد وشمار کے مطابق دنیا میں دالوں کی کل پیداوار میں مسور کا حصہ 10 فی صد ہے۔ دالوں کی سب سے زیادہ پیداوار انڈیا، کینیڈا، چین اور برازیل میں ہوتی ہے۔ دالوں کی عالمی پیداوار میں پاکستان کا حصہ 3 فیصد ہے۔ پچھلے دس سالوں کی اوسط پیداوار کے لحاظ سے دنیا میں دالوں کا برآمدی حجم 7.5 ملین ٹن ہے۔ دنیا میں مسور تمام دالوں کی کل تجارت کا 12 فیصد ہے۔ سال 2004-05 کے اعداد وشمار کے مطابق دالوں کی عالمی برآمد میں کینیڈا کا حصہ 27 فیصد ہے۔ سال 2005 کے اعداد وشمار کے مطابق مسور کی برآمد میں کینیڈا پہلے جبکہ ترکی، آسٹریلیا اور انڈیا بالترتیب دوسرے تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ پاکستان میں موسم ربیع میں کاشت ہونے والی دالوں میں مسور کا نمبر چنے کے بعد آتا ہے۔ بارانی علاقوں میں اسے اکتوبر کے دوران بویا جاتا ہے جبکہ نہری اور زیادہ زرخیز علاقوں میں اسکی بوائی نومبر تک ہوتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں اس کے بڑے پیداواری اضلاع راولپنڈی، چکوال اور نارووال ہیں۔ سال 2006-07 کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں مسور 38.26 (ہزار ہیکٹر) پر کاشت کی گئی جس سے 21.03 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔ مسور کی کل ملکی پیداوار میں پنجاب 54.39 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ سندھ 22.30 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ سال 2007-08 کے لئے اس فصل کے زیر کاشت رقبہ کا حدف 45.24 ہزار ہیکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ ان دنوں میں مسور کی کاشت مکمل ہونے کو ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی طلب میں اضافہ ہوگیا ہے۔ مزید یہ کہ مقامی پیداوار منڈی کی طلب کو پورا کرنے کے لئے ناکافی رہتی ہے۔ اس لئے طلب و رسد کے مابین توازن برقرار رکھنے کے لئے اسکو زیادہ تر کینیڈا، انڈیا اور آسٹریلیا وغیرہ سے درآمد کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقوامی منڈی پر ہوتا ہے۔ درج ذیل گراف میں مسور کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

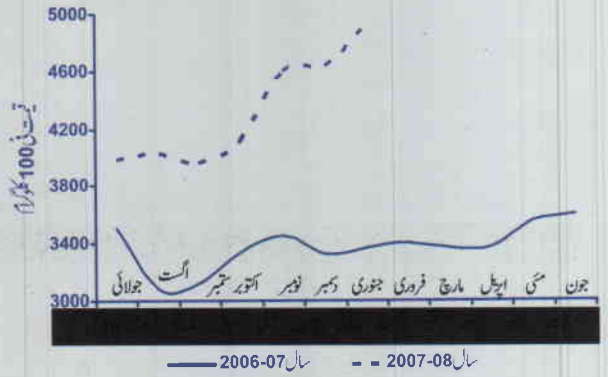

جنوری میں مسور کی اوسط قیمت پچھلے ماہ کے مقابلہ میں 6.03 فیصد زیادہ رہی۔ گذشتہ ماہ دسمبر میں اوسط قیمت 4637 روپے فی کوئنٹل تھی جو جنوری میں بڑھ کر 4917 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ جو گزشتہ سال جنوری کے مقابلے میں 46.35 فیصد زیادہ ہیں کیونکہ نومبر میں مسور کی کاشت ہونے کی وجہ سے طلب میں اضافہ ہوگیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مسور کی جنوری کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ جنوری کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	جنوری (2008) کی قیمتیں	دسمبر (2007) کی قیمتیں	جنوری (2007) کی قیمتیں	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر (2007) سے موازنہ	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا جنوری (2007) سے موازنہ
لاہور	5229	4733	3250	10.48	60.90
فیصل آباد	4968	4503	3230	10.33	53.80
سرگودھا	4328	4089	3500	5.86	23.66
ملتان	5031	4665	3154	7.86	59.51
گوجرانوالہ	4988	4667	3196	6.87	56.06
اوکاڑہ	4700	4600	3681	2.17	27.68
راولپنڈی	5217	4942	3650	5.56	42.92
رحیم یارخان	4875	4900	3217	-0.51	51.55
اوسط	4917	4637	3360	6.03	46.35

مونگ

خریف کی دالوں میں مونگ سب سے بڑی فصل ہے سال 08-2007 کے ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق یہ دال 245.69 ہزار ہیکٹر رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 152.68 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 10.26 فیصد زیادہ ہے۔ مونگ میں لحمیات کی مقدار 25 فیصد تک پائی جاتی ہے۔ پاکستان اپنی مقامی طلب کو پورا کرنے کے لئے ہر سال دالوں کو درآمد کرتا ہے سال 07-2006 میں 225192 ہزار امریکی ڈالر کی دالیں درآمد کیں گئیں۔ مونگ دالوں میں رقبہ اور پیداوار کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ سال 07-2006 کے اعداد و شمار کے مطابق اس کی پیداوار کا بڑا حصہ (89) فیصد صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں بھکر، میانوالی، لیہ، جھنگ، سرگودھا اور خوشاب بالترتیب مونگ پیدا کرنے والے بڑے اضلاع ہیں۔ بھکر صوبہ پنجاب میں مونگ کی کل پیداوار کا 45.99 فیصد پیدا کرتا ہے۔ مونگ کی فصل جون سے شروع ہو کر نومبر تک منڈی میں آتی رہتی ہے۔ اور نئی فصل کے منڈی میں آتے ہی رسد طلب کے مقابلہ میں بڑھ جاتی ہے جو قیمت میں کمی کا موجب بنتی ہے۔ لیکن بعد میں قیمتیں بتدریج بڑھتی جاتی ہیں۔ درج ذیل گراف میں مونگ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

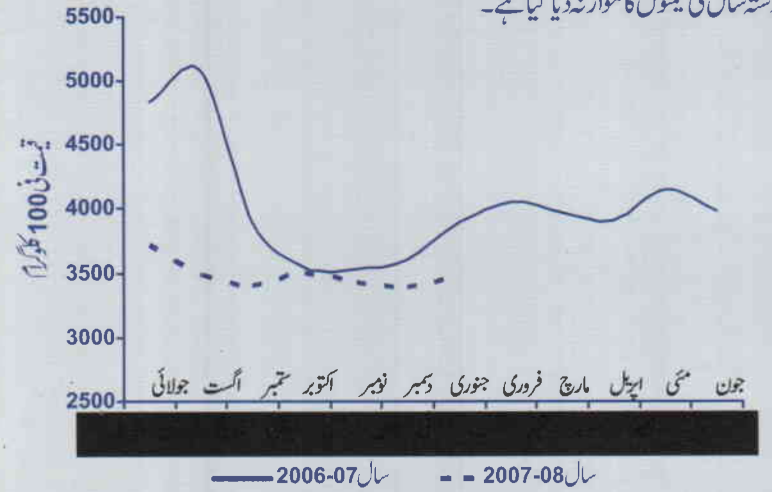

جنوری میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مونگ کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گذشتہ ماہ اوسط قیمت 3398 روپے فی کوئنٹل تھی جو اس ماہ بڑھ کر 3486 روپے فی کوئنٹل ہو گئی۔ اس طرح شرح اضافہ 2.59 فیصد رہی جبکہ گذشتہ سال جنوری کے مقابلے میں شرح کمی 10.48 فیصد رہی۔ کیونکہ اس سال مونگ کی پیداوار پچھلے سال کی نسبت 9.30 فیصد زیادہ ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ جنوری کی فیصد قیمتوں کا، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ جنوری کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	جنوری (2008) کی قیمتیں	دسمبر (2007) کی قیمتیں	جنوری (2007) کی قیمتیں	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر (2007) سے موازنہ	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا جنوری (2007) سے موازنہ
لاہور	3538	3508	4433	0.83	-20.11
فیصل آباد	3144	2826	3933	11.24	-20.07
سرگودھا	3027	2803	3877	7.99	-21.92
ملتان	3121	3038	3959	2.74	-21.18
گوجرانوالہ	3342	3396	4043	-1.60	-17.34
اوکاڑہ	3800	3800	3385	0.00	-12.26
راولپنڈی	3742	3650	4221	2.51	-11.35
رحیم یار خان	4175	4164	3300	0.26	-26.52
اوسط	3486	3398	3894	2.59	-10.48

پیاز

پیاز کا ارتقاء وسطی ایشاء، ایران اور مغربی پاکستان میں آج سے 500 سال پہلے ہوا۔ پیاز کا استعمال پوری دنیا میں کھانوں میں ذائقہ پیدا کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ سال 2006 کے عالمی ادارہ خوراک و زراعت کے دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق پیاز کی عالمی پیداوار 120.93 ملین ٹن رہی۔ پیاز کی پیداوار میں چین، بھارت، امریکہ اور پاکستان بالترتیب 16.21،5.32،2.77،1.70 اور 1.48 فیصد حصہ کے ساتھ بڑے ممالک ہیں۔ سال 07-2006 کے دوران پاکستان میں پیاز 124.08 ہزار ہیکٹر پر کاشت کیا گیا جس سے 1760.91 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔ جو کہ پچھلے سال کی نسبت 14.31 فیصد کم رہی۔ سال 07-2006 کے اعداد و شمار کے مطابق 39.84 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے سندھ پیاز کی پیداوار میں 27.15 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے جبکہ پنجاب 22.39 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف دنوں میں پیاز کی کاشت کی جاتی ہے۔ صوبہ سندھ سے پیاز کی آمد نومبر سے اپریل تک، پنجاب سے مئی سے لے کر جولائی تک۔ سرحد سے اگست سے لے کر اکتوبر تک، بلوچستان سے دو فصلیں اگست سے اکتوبر اور اکتوبر سے نومبر تک حاصل ہوتی ہیں۔ پاکستان میں پیاز کی زیادہ تر پیداوار صوبہ سندھ اور بلوچستان سے حاصل ہوتی ہے۔ صوبہ سندھ پیاز کی کل ملکی پیداوار کا 40 فیصد، جبکہ پیاز کی کل پیداوار میں صوبہ پنجاب کا حصہ صرف 15 فیصد ہے جبکہ اسکی کھپت میں اس کا حصہ 50 سے 60 فیصد تک ہے۔ صوبہ پنجاب میں پیاز کی کاشت ربیع میں کی جاتی ہے اور مئی سے جولائی تک پنجاب کی مقامی رسد ہی منڈی میں اس کی طلب کو پورا کرنے کیلئے دستیاب رہتی ہے۔ مقامی فصل کے آنے سے رسد، طلب کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے اور قیمتیں کافی حد تک کم ہو جاتی ہیں۔ اس وقت منڈی میں پیاز سندھ سے آ رہا ہے۔ سندھ کے پیاز کا معیار دوسرے صوبوں کے پیاز سے بہتر ہوتا ہے اور اُس کو زیادہ عرصہ تک محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ سندھ کا پیاز آتے ہی منڈی میں پیاز کی قیمتیں کم ہونا شروع ہوگئی ہیں۔ درج ذیل گراف میں پیاز کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

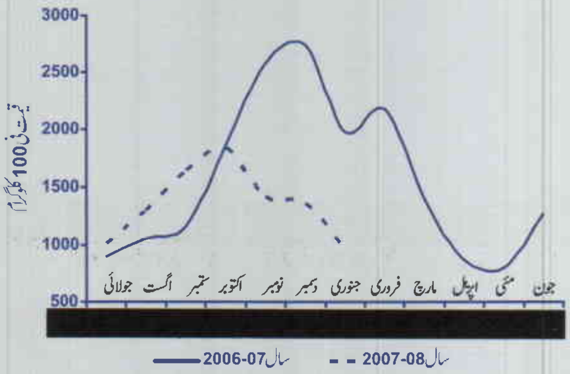

ماہ جنوری میں پیاز کی قیمتیں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں کم رہیں۔ دسمبر کے دوران اوسط قیمت 1369 روپے فی کوئنٹل تھی جو کم ہو کر 954 روپے فی کوئنٹل پر آ گئی۔ اس طرح شرح کمی 30.30 فیصد رہی جبکہ گزشتہ سال جنوری کے مقابلہ میں قیمتیں کم ہیں اور شرح کمی 39.48 فیصد ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔ قیمت/100 کلوگرام

منڈی	جنوری (2008) کی قیمتیں	دسمبر (2007) کی قیمتیں	جنوری (2007) کی قیمتیں	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر (2007) سے موازنہ	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا جنوری (2007) سے موازنہ
لاہور	900	1358	1992	-33.74	-54.81
فیصل آباد	717	1342	1750	-46.58	-59.05
سرگودھا	1013	1472	2083	-31.20	-51.40
ملتان	848	1113	1675	-23.75	-49.35
گوجرانوالہ	842	1233	1842	-31.76	-54.30
اوکاڑہ	888	1383	1902	-35.84	-53.34
راولپنڈی	1167	1671	2246	-30.17	-48.05
رحیم یار خان	1260	1380	2358	-8.70	-46.57
اوسط	954	1369	1981	-30.30	-51.83

آلو

دنیا میں آلو کا ارتقاء جنوبی امریکہ سے ہوا۔آلو کی عالمی پیداوار 313 ملین ٹن کے قریب پہنچ چکی ہے۔ چین ،روس ،بھارت ،امریکہ ،یوکرائن اور جرمنی بالترتیب 22.41،12.29،7.61،6.28،6.20،3.19 فیصد حصہ کے ساتھ آلو کی پیداوار میں بالترتیب بڑے ممالک ہیں۔جبکہ پاکستان عالمی پیداوار میں 0.499 فیصد حصہ کے ساتھ 33واں نمبر پر ہے۔آلو نشاستے کا ایک اہم ماخذ ہے اس کے علاوہ اس میں معدنی نمکیات اور حیاتین کی بھی کافی اچھی مقدار پائی جاتی ہے۔سال 07-2006 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں اس کی زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتی ہے جو کہ کل پیداوار کا تقریباً 93 فیصد ہے۔اسی سال کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں 131.94 ہزار ہیکٹر پر کاشت کیا گیا جس سے 2470.31 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی پاکستان میں آلو کی کل پیداوار میں پنجاب سے 2317.79 (000 ٹن) آلو کی پیداوار حاصل ہوئی۔اس سال آلو کی بہتر پیداوار متوقع ہے۔نومبر سے جون تک صوبہ پنجاب کی فصل منڈی میں دستیاب ہوتی ہے۔آلو کی فصل سال میں دو بار آتی ہے صوبہ سرحد سے آلو کی آمد جولائی سے ستمبر اور اگست سے اکتوبر تک ہوتی ہے جبکہ بلوچستان سے آلو اکتوبر سے لیکر نومبر تک آتا ہے۔اس وقت آلو کی فصل کی آمد پنجاب سے ہو رہی ہے۔ پنجاب کی فصل منڈیوں میں آنا شروع ہوگئی ہے۔جس سے اس کی قیمتوں میں کمی کا رجحان پایا جاتا ہے۔اس سال آلو کی بہتر پیداوار متوقع ہے جس کی وجہ سے گزشتہ مہینوں میں اس کی قیمتوں میں کمی کا رجحان دیکھا گیا۔مگر ان دنوں کُہر نے آلو کی فصل کو متاثر کیا ہے جس سے آنے والے دنوں میں اس کی قیمتیں بہتر ہونے کی توقع ہے۔درج ذیل گراف میں آلو کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

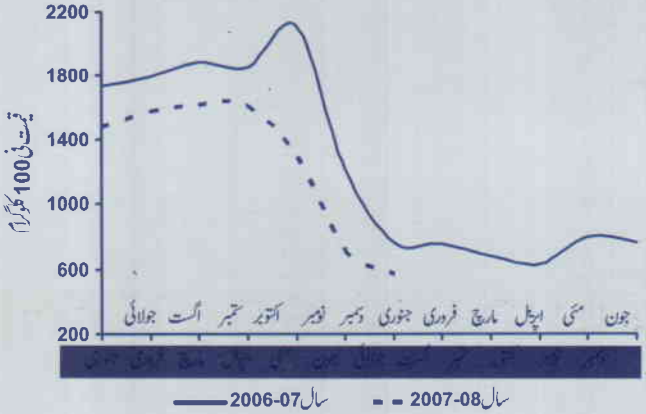

دسمبر کے دوران اوسط قیمت 712 روپے فی کوئنٹل تھی جو کم ہو کر 560 روپے فی کوئنٹل ہوگی۔اس طرح شرح کمی 21.23 فیصد رہی۔لیکن پچھلے سال ماہ جنوری کی نسبت 26.08 فیصد کم رہی۔درج ذیل گوشوارہ میں آلو کی جنوری کی فیصد قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال جنوری کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	جنوری (2008) کی قیمتیں	دسمبر (2007) کی قیمتیں	جنوری (2007) کی قیمتیں	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر (2007) سے موازنہ	جنوری (2008) کی فیصد قیمتوں کا جنوری (2007) سے موازنہ
لاہور	542	658	808	-17.72	-32.99
فیصل آباد	429	575	558	-25.36	-23.13
سرگودھا	532	750	750	-29.11	-29.11
ملتان	466	765	683	-26.03	-17.20
گوجرانوالہ	475	517	688	-8.06	-30.91
اوکاڑہ	468	696	715	-32.69	-34.50
راولپنڈی	692	831	896	-16.74	-22.74
رحیم یار خان	780	900	968	-13.33	-19.38
اوسط	560	712	758	-21.23	-26.08

ٹماٹر

ٹماٹر کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ٹماٹر کی کاشت کا آغاز امریکہ سے ہوا۔اور سولہویں صدی میں یورپ میں متعارف ہوا۔سال 2006 کے عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں ٹماٹر کی پیداوار میں چین،امریکہ،ترکی،بھارت،مصر اور اٹلی بالترتیب 6.14,6.98,7.96,9.09,26.31 اور 5.13 فیصد حصہ کے ساتھ بڑے ممالک ہیں۔جبکہ پاکستان ٹماٹر کی کل عالمی پیداوار میں 35 ویں نمبر پر ہے اور ٹماٹر کی عالمی پیداوار میں اس کا حصہ 0.37 فیصد ہے۔پاکستان میں ٹماٹر کی پیداوار میں صوبہ سرحد 45 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے،بلوچستان 26 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور پنجاب 19 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے جبکہ سندھ 10 فیصد کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔ٹماٹر سالن اور سلاد دونوں میں استعمال ہوتا ہے اسلئے اس کا استعمال سارا سال ہوتا رہتا ہے۔ٹماٹر کی مقبول ترین مصنوعات کو زیادہ تر ٹماٹو پیسٹ اور کیچپ ہیں۔ان دنوں منڈی میں ٹماٹر پنجاب اور صوبہ سرحد سے آتا ہے۔لیکن شدید بارشوں کے باعث ان علاقوں کی فصل بری طرح متاثر ہوئی۔اس کمی کو پورا کرنے کے لیے بھارت سے ٹماٹر درآمد کیا جا رہا ہے۔اس وجہ سے قیمتوں میں کمی نظر آ رہی ہے۔درج ذیل گراف میں ٹماٹر کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

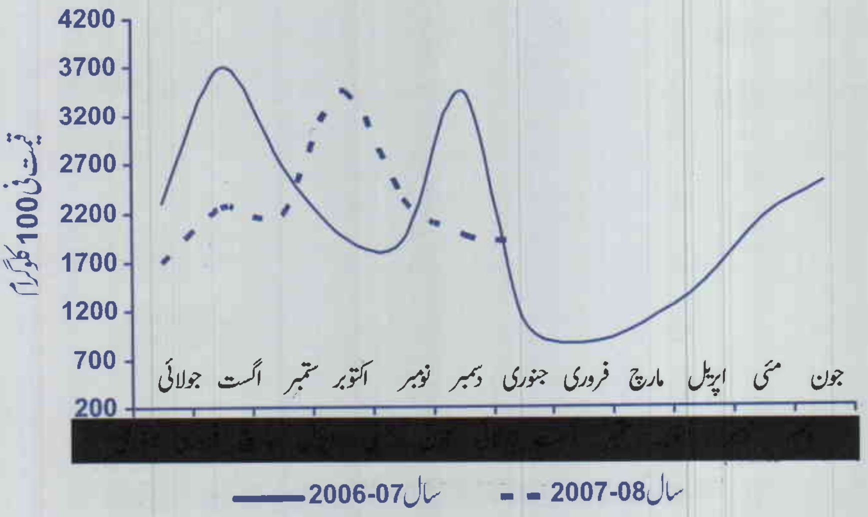

دسمبر میں ٹماٹر کی اوسط قیمت 1951 روپے فی کوئنٹل رہی جو اس ماہ (جنوری) میں کم ہو کر 1904 روپے فی کوئنٹل پر آ گئی۔اور شرح کمی 2.40 فیصد رہی۔لیکن ٹماٹر کی قیمتیں پچھلے سال ماہ جنوری کی نسبت 69.95 فیصد زیادہ رہیں۔درج ذیل گوشوارہ میں ٹماٹر کی جنوری کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ جنوری کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔ قیمت/100 کلوگرام

منڈی	جنوری(2008) کی قیمتیں	دسمبر(2007) کی قیمتیں	جنوری(2007) کی قیمتیں	جنوری(2008) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر(2007) سے موازنہ	جنوری(2008) کی فیصد قیمتوں کا جنوری(2007) سے موازنہ
لاہور	1800	1875	1133	-4.33	58.82
فیصل آباد	1933	2033	1083	-4.92	78.46
سرگودھا	1967	1983	1292	-0.84	52.26
ملتان	1508	1771	1067	-14.82	41.40
گوجرانوالہ	2100	2075	1017	1.20	106.56
اوکاڑہ	2067	1992	890	3.77	132.21
راولپنڈی	2135	1975	1467	8.12	45.60
رحیم یار خان	1720	1900	1013	-9.47	69.74
اوسط	1904	1951	1120	-2.40	69.95

سرخ مرچ

مرچ کی تاریخ بہت پرانی ہے۔اس کا ارتقاء امریکہ میں 7500B.C میں ہوا۔میکسیکو اور سپین سے ہوتی ہوئی ایشیاء میں پہنچی اور فلپائن ،انڈیا،چین،کوریا اور جاپان میں متعارف ہوئی۔سال 2006 کے عالمی ادارۂ خوراک و زراعت کے دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق مرچ کی پیداوار میں بھارت 43.42 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے ،چین 8.92 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، بنگلہ دیش 6.75 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور پیرو 5.88 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔ جبکہ پاکستان 2.25 فیصد حصہ کے ساتھ نویں نمبر پر ہے۔سال 07-2006 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں مرچ کی پیداوار میں سندھ، پنجاب، بلوچستان اور سرحد بالترتیب 9.42,17.92,70.96 اور 1.68 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ برصغیر میں سالن میں استعمال ہونے والے مصالحہ جات میں سُرخ مرچ ایک لازم جزو ہے۔صوبہ سندھ میں مرچ کی دو فصلیں خریف اور ربیع کاشت کی جاتی ہیں۔صوبہ سندھ کی فصل کسی بھی وجہ سے متاثر ہونے سے اسکی منڈی میں رسد کم ہو جاتی ہے اور منڈی میں اسکی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔سندھ کی خریف کی فصل کے منڈی میں آنے پر سرخ مرچ کی قیمتوں میں کمی ہونے کا امکان ہے۔ جو فروری، مارچ میں آئے گی اندیشہ ہے کہ سرخ مرچ کی قیمتیں آئندہ خریف کی فصل منڈی میں آنے تک زیادہ رہنے کا امکان ہے۔امپورٹرز حضرات کو سرخ مرچ کی کمی کو پورا کرنے کے لیے اور ملکی قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے کے لیے ہمسایہ ملک بھارت سے سرخ مرچ منگوانے پر توجہ دینی چاہیے۔درج ذیل گراف میں امسال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

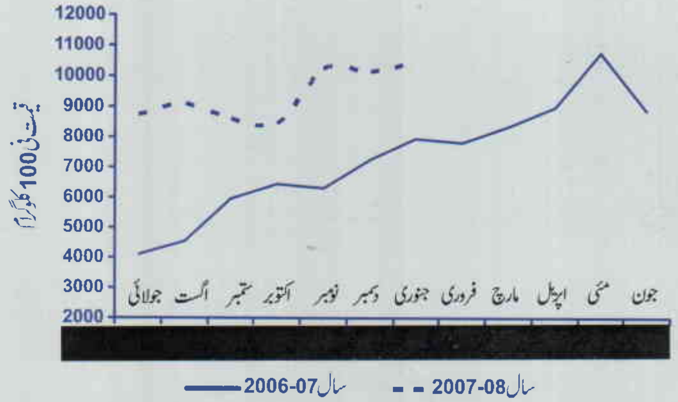

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ماہ دسمبر کے دوران اوسط قیمت 10149 روپے فی کوئنٹل رہی جو جنوری میں بڑھ کر 10469 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ قیمت میں اوسط شرح میں اضافہ 3.15 فیصد رہا جو گزشتہ سال جنوری کے مقابلہ میں 31.55 فیصد زیادہ رہی۔درج ذیل گوشوارہ میں سرخ مرچ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	جنوری(2008)کی قیمتیں	دسمبر(2007)کی قیمتیں	جنوری(2007)کی قیمتیں	جنوری(2008)کی فیصد قیمتوں کا دسمبر(2007) سے موازنہ	جنوری(2008)کی فیصد قیمتوں کا جنوری(2007) سے موازنہ
لاہور	10813	10050	8288	5.49	30.47
فیصل آباد	9750	9796	7535	-0.47	29.40
سرگودھا	8583	8500	7083	0.98	21.18
ملتان	10417	9896	7896	5.26	31.93
گوجرانوالہ	10604	9896	7250	7.16	46.26
اوکاڑہ	9500	9000	8210	5.56	15.71
راولپنڈی	11167	10858	8442	2.84	32.28
رحیم یارخان	12917	13000	8958	-0.64	44.19
اوسط	10469	10149	7958	3.15	31.55

زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی اہم خدمات

ویب سائٹ کا قیام

تحقیقاتی رپورٹیں، معلوماتی کتابچے اور ہینڈ آؤٹس

سیمینار اور ورکشاپس

کسانوں، تاجروں اور سٹاف کی ٹریننگ

زرعی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ کی تنصیب

ٹال فری فون نمبر **0800-51111**

www.amis.pk

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) 21- ڈیوس روڈ لاہور- فون نمبر: 042-9201094, 9200754